نہیں کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے تجویز کیا کہ فلسطین میں سرمایہ کاری کی جائے جو لوگوں کو اپنے وطن ہی میں رہنے پر آمادہ کرے گی۔ [Palestine Times (لیڈز)، اپریل ۱۹۹۳ء]

لبنان: ملک کی تعمیرِ نو کے لیے تبشیری چرچوں کا غور وخوض

اگرچہ لبنان میں امن کے امکانات بہتر نظر آتے ہیں لیکن عدمِ استحکام ختم نہیں ہوا۔ سترہ سال کی خانہ جنگی کے بعد تباہ و برباد ملک کی تعمیرِ نو کوئی معمولی کام نہیں ہے۔خانہ جنگی نے چرچوں [اور مساجد] کو کھنڈروں میں تبدیل کر دیا ہے۔ بے روزگاری ۶۰ سے ۸۰ فیصد تک ہے اور پچاس ہزار جانیں خانہ جنگی کی نذر ہوئی ہیں۔

تعمیرِ نو کے کام میں حصہ بٹانے والا ایک ادارہ لبنان کا چرچ ہے۔ نومبر ۱۹۹۲ء میں بشارتی چرچوں، دینی اداروں اور ریلیف ایجنسیوں کے بارہ افراد پر مشتمل ایک گروپ نے بیروت کا دورہ کیا تھا۔ "ورلڈ وژن" [عالمی تصوّر] کے ٹام گیٹ مین نے کہا کہ "نقصانات کو دیکھ کر ہمارے دل شکستہ تھے مگر پہلے سے زیادہ متحد چرچ اور تنازعے کے خاتمے پر اکثر مسیحیوں کے ایمان اور بحالی کی کیفیت دیکھ کر ہم پُر امید ہیں۔ کیتھولک، آرتھوڈوکس، پروٹسٹنٹ اور مارونی چرچوں کے ہزار سال سے زیادہ پرانے الٰہیاتی اور فرقہ وارانہ اختلافات بمباری سے بچنے کی پناہ گاہوں میں ناپید تھے۔"

چرچ ریلیف اور ترقیاتی منصوبوں کو جس عنصر نے نقصان پہنچایا ہے، وہ مختلف فرقوں کی جانب سے آنے والی امداد کے درمیان ربط کی عدم موجودگی ہے۔ گیٹ مین کے خیال میں بیروت میں چرچ باہر سے "بڑی رقوم" آنے کے منتظر نہیں بلکہ وہ مغربی دُنیا میں مختلف گروپوں کے ساتھ مل کر چرچ کی تعمیرِ نو اور تبشیری و ترقیاتی کام کرنا چاہتے ہیں۔ [رپورٹ: کرسچنٹی ٹوڈے بحوالہ ماہنامہ "فوکس" لیسٹر، دسمبر ۱۹۹۲ء]